عرب جمہوریہ مصر ۴جمادی الآخر ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۷ جنوری ۲۰۲۲ء

کام کرنا ایک شرف ہے

اسلام نے کسی بھی طرح کے عمل کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے، کیوں کہ یہ رِفاہیَّت وترقی کا راستہ ہے۔ جو بھی قرآن کریم میں غور کرے گا تو اسے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہو گا کہ اس میں صراحت کے ساتھ اس عمل کی دعوت دی گئی ہے، جس سے اس عالم کی تعمیر ہو سکے اور جو پوری دنیا کے لیے خیر کا باعث بن سکے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:"هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ ٱلۡأَرۡضِ وَٱسۡتَعۡمَرَكُمۡ فِيهَا""اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے"(ہود:۶۱)، ارشاد باری ہے:"هُوَ ٱلَّذِي جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ذَلُولٗا فَٱمۡشُواْ فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُواْ مِن رِّزۡقِهِۦۖ وَإِلَيۡهِ ٱلنُّشُورُ""وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو پست و مطیع کر دیا تا کہ تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اس کی روزیاں کھاؤ(پیو) اسی کی طرف (تمہیں) جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے"(ملک: ۱۵)، اور ارشاد باری ہے:"فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ""پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو"(جمعہ:۱۰)۔ یہ عمل کی اہمیت ہی ہے کہ نماز کے فوراً بعد اس کا حکم دیا جارہا ہے۔ حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد واپس لوٹنے لگتے تو مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ عرض کرتے: یا اللہ میں نے تیری دعوت پر لبیک کہا، تیری فرض کی ہوئی نماز پڑھی، پھر اب تیرے حکم کے مطابق تلاشِ رزق میں نکل پڑا ہوں، تو اب تو بھی اپنے فضل سے مجھے رزق عطا کر دے اور تو بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔

اسی طرح سنت کا بھی دامن ایسی حدیثوں سے بھرا ہوا ہے، جن میں عمل کی دعوت اور محنت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کیوں کہ یہ باعثِ شرف ہے، جو کہ انسان کی عزت کا امین اور اس کے شرف کا پاسبان ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: سب سے اچھی روزی وہ ہے جو آدمی حلال تجارت اور ہاتھ کی

محنت سے کمائے۔ ایک دوسری جگہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: (روزی کمانے کے لیے) تم میں سے کسی کا پیٹھ پر لکڑی کا گٹھر لادنا، دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلانے سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ چاہے تو اسے دے اور چاہے تو نہ دے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مسجد حرام سے گزر رہے تھے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، تو آپ نے ان سے اس کا سبب پوچھا۔ انہوں نے کہا: آخر ہم کیا کریں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ کا فضل تلاش کرو اور اپنے مسلمان بھائیوں پر بوجھ مت بنو۔ اسی سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ غلط ہے کہ آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور پھر یہ دعا کرے: اے اللہ ہمیں روزی عطا کر! کیوں کہ یہ بات تو سبھی کو معلوم ہے کہ سونا چاندی آسمان سے نہیں برستا۔

اور عمل کے اس شرف و اہمیت ہی کی وجہ سے انبیائے کرام علیہم السلام خود اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتے تھے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: داود (علیہ السلام) صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔ اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں: زکریا (علیہ السلام) بڑھائی تھے۔ اور خود ہمارے نبی ﷺ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے اور اپنے گھر والوں کا بھی ہاتھ بٹاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے چپل خود اپنے ہاتھ سے سیتے تھے اور اپنے کپڑے خود سے ٹاکتے تھے۔ اسی طرح سے ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں آخری سانس تک کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اگر تم نے اپنے ہاتھ میں (بونے کے لیے) بیج اٹھا لیا ہے تو پھر قیامت بھی آجائے پھر بھی - اگر تم سے ہو سکے - تو اسے بو کر ہی دم لو!

شریعت اسلامیہ کی نظر میں عمل کی اہمیت کا اندازہ، اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے اس شخص کو جو اپنے اور اپنے بچوں کی روزی کے لیے جِدو جہد کرتا ہے شہید جیسا اجر ملنے کی بشارت سنائی ہے۔ اور قرآن کریم نے عمل کے لیے جدوجہد کرنے کو اور راہِ خدا میں قربانی دینے کو ایک ساتھ جوڑ کر دیکھا ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ" "بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالی کا فضل (یعنی روزی بھی) تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد بھی کریں گے" (مزمل: ۲۰)۔ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے جن پر قوت و پُھرتی کے آثار نمایاں تھے،

صحابۂ کرام کو یہ چیز پسند آئی، انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں تو زیادہ بہتر ہے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے (رزق کا انتظام کرنے کے لیے) جارہے ہیں تو یہ اللہ کی راہ میں ہیں، اگر اپنے بوڑھے ماں باپ (کے رزق کا انتظام کرنے کے لیے) جارہے ہیں تو یہ اللہ کی راہ میں ہیں۔ اور اگر یہ اپنے آپ کو دوسروں کی محتاجگی سے بچانے کے لیے (روزی کمانے) جارہے ہیں پھر بھی یہ اللہ کی راہ میں ہیں۔ اور اگر اپنی بیوی کے (رزق کا انتظام کرنے کے لیے) جارہے ہیں تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہیں۔

برادرانِ اسلام!!

اسلام نے ہم سے صرف عمل کا ہی مطالبہ نہیں کیا ہے، بلکہ اللہ کی مرضی کے لیے اس کو اچھا اور مستحکم بنانے کے لیے اپنی پوری طاقت لگانے کا بھی ہمیں حکم دیا ہے، اور جو ایسا کرے گا ہمارے رب تعالی نے اس سے ثوابِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد باری ہے:"إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجۡرَ مَنۡ أَحۡسَنَ عَمَلًا" "یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے" (کہف:۳۰)۔ اسی طرح سے اپنے کام کو عمدہ طریقہ پر انجام دینا ایسا عمل ہے جس کو اللہ تعالی بہت پسند فرماتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب تم میں سے کوئی کام کرتا ہے اور اس کو بہت اچھی طرح انجام دیتا ہے تو اللہ اسے بہت پسند کرتا ہے۔

لہذا جب کسی مزدور یا ملازم یا پھر کسی بھی ذمہ دار کو کوئی کام سونپا جائے تو وہ اس کے پاس ایک امانت ہوتی ہے، جس کے تعلق سے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اس میں اپنے رب کو پیشِ نظر رکھے، ارشاد باری ہے:"إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيبًا" "بیشک اللہ تعالی تم پر نگہبان ہے"(نساء:۱)، اور ارشاد باری ہے:"وَمَا تَكُونُ فِي شَأۡنٍ وَمَا تَتۡلُواْ مِنۡهُ مِن قُرۡءَانٍ وَلَا تَعۡمَلُونَ مِنۡ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيۡكُمۡ شُهُودًا إِذۡ تُفِيضُونَ فِيهِۚ وَمَا يَعۡزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا فِي ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصۡغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرَ إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ" "اور آپ کسی حال میں ہوں اور منجملہ ان احوال کے آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور جو کام بھی کرتے ہوں ہم کو سب کی خبر رہتی ہے جب تم اس کام میں مشغول رہتے ہو۔ اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں

اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز بڑی مگر یہ سب کتابِ مبین میں ہے" (یونس:٦١)، اور جب نبی ﷺ سے "احسان" کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ پا رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔

اے اللہ! ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے مصر کو اور دنیا کے سبھی ممالک کی حفاظت فرما!